3 مالی شعبے کا استحکام

3.1 بینکاری نگرانی گروپ

3.1.1 شعبہ بینکاری معائنہ (برمقام)

شعبہ بینکاری معائنہ (برمقام) اسٹیٹ بینک کے مرکزی شعبوں میں سے ایک ہے۔ مالی نظام کے استحکام اور پائیداری کے لیے کوشاں رہنا اور بہترین بین الاقوامی روایات پر عمل کرتے ہوئے فعال معائنے کے ذریعے متعلقہ فریقوں کے مفاد کی حفاظت کرنا اس شعبے کا مشن ہے۔ مالی سال 13ء کے دوران ترقیاتی مالی اداروں اور مبادلہ کمپنیوں کے برمقام معائنے کا کام 'شعبہ بینکاری معائنہ (برمقام)' میں ضم کر دیا گیا۔ اس انضمام کے بعد اُن تمام مالی اداروں کے برمقام معائنے کی ذمہ داری اس شعبے پر ہے جو اسٹیٹ بینک کے ضوابطی دائرے میں آتے ہیں۔ بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں، مبادلہ کمپنیوں اور خرد مالکاری بینکوں کا باقاعدہ برمقام معائنہ کرنے کے ساتھ ساتھ شعبہ بینکاری معائنہ (برمقام) جب اور جہاں ضروری ہو خصوصی معائنہ بھی انجام دیتا ہے۔ کسی بھی ذریعے/ حلقے کی طرف سے کسی شکایت کی بنیاد پر بھی یہ شعبہ تحقیقات کرتا ہے۔ بینکنگ کمپنیز کی جانب سے قرضوں، سود اور دیگر واجبات کی معافی، یا کسی اور طرح سے دی گئی مالی رعایت (جن میں بینکاری کی مسلمہ روایات یا مقررہ طریقہ کار سے انحراف کیا گیا ہو اور جن سے بینک کو بے جا نقصان پہنچانے کا پہلو نکلتا ہو) کے بارے میں بینکنگ کمپنیز آرڈیننس (بی سی او)، 1962ء کی دفعہ AA-25 کے تحت یہ شعبہ آئینی و قانونی رپورٹ تیار کرتا ہے۔

بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں اور خرد مالکاری بینکوں کا باقاعدہ برمقام معائنہ ''کیملز'' فریم ورک (سرمایہ، معیارِ اثاثہ، انتظام، آمدنی، اور سسٹمز اینڈ کنٹرولز) کی بنیاد پر انجام دیا جاتا ہے۔ معائنے کے دوران عموماً بینکوں کی پالیسیوں اور طریقہ کار کے خطراتی تجزیے، منسلکہ خطرات کو قابلِ قبول حدود میں رکھنے کے ضوابطی ماحول، اور قوانین، ضوابط اور نگراں ہدایات پر عملدرآمد پر توجہ دی جاتی ہے۔ معائنے کے تسلسل میں بینکوں کے بیرونی آڈیٹرز کے ساتھ بحث و تمحیص کی جاتی ہے تاکہ بینکوں کے اندرونی کنٹرولز، قوانین اور محتاطیہ معیارات پر عملدرآمد، اور شرائط کی پابندی کا جائزہ لیا جاسکے۔ یہاں یہ بتانا مناسب ہوگا کہ یہ شعبہ، شعبہ فاصلاتی نگرانی و نفاذ اور اسٹیٹ بینک کے دیگر شعبوں کے ساتھ قریبی روابط رکھ کر کام کرتا ہے۔

منصوبہ معائنہ

م س13ء کے دوران شعبہ بینکاری معائنہ (برمقام) نے 27 بینکوں، 3 ترقیاتی مالی اداروں، 2 خرد مالکاری بینکوں اور 28 مبادلہ کمپنیوں کا برمقام معائنہ انجام دیا۔ ان معائنوں کے دوران ٹیموں نے انتظامِ ادارہ، انتظامِ خطر، اندرونی آڈٹ اور عملدرآمد، کالا دھن سفید کرنے کی روک تھام/ دہشت گردی کی مالیات کے انسداد اور دیگر ضوابطی خلاف ورزیوں کے حوالے سے اہم مشاہدات درج کیے جنہیں معائنہ رپورٹوں میں اجاگر کیا گیا تاکہ متعلقہ ادارے اصلاح کے اقدامات کریں اور اسٹیٹ بینک کے دیگر متعلقہ شعبے ان پر بروقت عملدرآمد کرائیں۔

قرضہ معافی کی رپورٹوں کی تیاری

شعبہ بینکاری معائنہ (برمقام) نے م س13ء کے دوران اپنے برمقام معائنوں کے علاوہ بینکنگ کمپنیز کی جانب سے قرضوں، سود اور دیگر واجبات کی معافی، یا کسی اور طرح سے دی گئی مالی رعایت (جن میں بینکاری کی مسلمہ روایات یا مقررہ طریقہ کار سے انحراف کیا گیا ہو اور جن سے بینک کو بے جا نقصان پہنچانے کا پہلو نکلتا ہو) کے بارے میں آئینی و قانونی رپورٹیں بھی تیار کیں۔

دیگر خصوصی تحقیقات

م س13ء کے دوران شعبہ بینکاری معائنہ (برمقام) نے مختلف بینکوں کے 'کراپ لون انشورنس پریمیم کلیمز' (CLIP) کی توثیق کے لیے خصوصی معائنے بھی انجام دیے، یہ کلیمز شعبہ زرعی قرضہ و خرد مالکاری نے بھجوائے تھے اور یہ وزارت خزانہ، حکومت پاکستان کی منظور شدہ اسکیم کے تحت تھے۔ اس کے علاوہ دیگر شعبوں کی خصوصی معائنے کی درخواستوں پر عمل کیا گیا جو برانچ لیس بینکاری، اے ٹی ایم آپریشنز، کالا دھن سفید کرنے کی روک تھام/ دہشت گردی کی مالیات کے انسداد، دھوکہ دہی، شکایات، مالی شمولیت، وغیرہ سے متعلق تھیں۔

ترقیاتی منصوبے

شعبہ بینکاری معائنہ (برمقام) اپنے پراسیسز کو بہتر بنانے کے لیے مسلسل کوشاں رہتا ہے۔ اس سال کے دوران چند ترقیاتی منصوبے شروع کیے گئے تھے: i) زرمبادلہ اور ٹریژری کے معائنے کے کتابچے کی تیاری، ii) خرد مالکاری اداروں کے لیے ضمیمے کی معیار بندی، iii) ''انتظامیہ'' کے لیے درجہ بندی کے طریقہ کار کی تیاری، iv) ترقیاتی مالکاری اداروں/ خرد مالکاری بینکوں کے لیے ٹول کٹ (Toolkit) ضمیمے کی تیاری، اور v) 'کراپ لون انشورنس پریمیم کلیمز' کی معائنہ رپورٹ کی چیک لسٹ اور معیار بندی کی تیاری۔

تخصیصی گروپ

شعبے نے گذشتہ کچھ عرصے کے دوران تخصیصی شعبوں مثلاً بازل کا نفاذ، کالا دھن سفید کرنے کی روک تھام/ دہشت گردی کی مالیات کے انسداد، اسلامی بینکاری اور برانچ لیس بینکاری کے لیے ایک ریسورس پول تیار کیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ان شعبوں میں نگرانی کی دشواریوں کو دور کیا جائے۔ بینک کے اندرونی متعلقہ فریقوں کو ان شعبوں کے بارے میں سوالات کے جوابات سے اور جوابی رائے (feedback) سے آگاہ کرنے میں یہ تخصیصی گروپ کام آتے ہیں۔

استعداد کاری

م س13ء کے دوران شعبہ بینکاری معائنہ (برمقام) کے افسران کی مختلف شعبوں میں مہارت بڑھانے کے لیے متعدد ملکی اور غیر ملکی تربیتی پروگراموں کا اہتمام کیا گیا، مثلاً خطرے پر مبنی نگرانی، کالا دھن سفید کرنے کی روک تھام/ دہشت گردی کی مالیات کے انسداد، مرکزی بینکاری، اسلامی بینکاری، ابلاغی مہارت، کمرشل بینکوں میں دھوکہ دہی کی روک تھام، خرد مالکاری اور مالی شمولیت۔

3.1.2 شعبہ فاصلاتی نگرانی ونفاذ

اسٹیٹ بینک کی ایک اہم اور بنیادی ذمہ داری مالی نظام (جو بینکاری اداروں/ ترقیاتی مالی ادارے اور مبادلہ کمپنیوں پر مشتمل ہے) کے استحکام اور پائیداری کو یقینی بنانے کے لیے اس کی ضوابط سازی اور نگرانی ہے تاکہ گرانی کو کم رکھتے ہوئے اقتصادی نمو (اور ترقی) کے وسیع تر مقاصد پورے کیے جاسکیں۔

شعبہ فاصلاتی نگرانی ونفاذ فی الحال 37 بینکوں، 8 ترقیاتی مالی اداروں، 10 خرد مالکاری اداروں اور 58 مبادلہ کمپنیوں کی فاصلاتی نگرانی انجام دیتا ہے۔ یہ شعبہ نگرانی کے ایک مؤثر فریم ورک کے ذریعے کسی مالی ادارے کا نہ صرف CAELS کی بنیاد پر انفرادی جائزہ لینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے بلکہ برمقام معائنے کے نتائج/ شواہد بھی لیتا ہے تاکہ ضوابطی، پالیسی اور قانونی ضوابط اور ہدایات کی پابندی کو یقینی بنایا جائے۔ مالی اداروں کو ضوابطی ہدایات کے نفاذ سے روگردانی سے روکنے کی خاطر تادیبی اقدامات بھی موجود ہیں۔ شعبہ فاصلاتی نگرانی ونفاذ ہر ادارے کی مالی صحت یقینی بنانے کے علاوہ وسیع پیمانے پر محتاطیہ نگرانی بھی کرتا ہے تاکہ مالی استحکام کا مقصد حاصل کیا جائے۔

مالی اور اقتصادی منظر پر تیزی سے آنے والی تبدیلیوں سے ہم آہنگ رہنے کے لیے شعبہ فاصلاتی نگرانی ونفاذ اپنے متعلقہ فریم ورک میں مسلسل بہتری کے لیے کوشاں رہتا ہے تاکہ مالی استحکام کا بنیادی مقصد حاصل کرسکے۔ اس سلسلے میں م س13ء کے دوران کیے گئے اہم اقدامات درج ذیل ہیں۔

اسٹیٹ بینک میں نگرانی کے ڈھانچے کی مضبوطی

نومبر 2012ء میں اندرونی تنظیم نو کے نتیجے میں تب کے بی ایس ڈی (Banking Surveillance Department) کے وظائف 'شعبہ بینکاری پالیسی اور ضوابط' اور 'شعبہ فاصلاتی نگرانی ونفاذ' کو منتقل کردیے گئے تاکہ پالیسی اور نگرانی کے دائروں میں ربط بڑھانے میں مدد ملے۔ جن امور کا تعلق پالیسی سازی سے تھا مثلاً بازل معاہدوں کا نفاذ، انتظام خطر پالیسی، مالی افشا کی پالیسی، اور فریق کا متعلقہ انکشاف اور لین دین، انہیں 'شعبہ بینکاری پالیسی اور ضوابط' کے سپرد کردیا گیا۔ جبکہ تعمیل، نگرانی اور مالی تجزیے (بشمول دباؤ کی جانچ)، بڑے انکشاف کی نگرانی، ایکویٹی انکشاف اور مالی گوشوارے، اور آئی سی ایف آر کے نفاذ کے امور 'شعبہ فاصلاتی نگرانی ونفاذ' کو منتقل کردیے گئے۔

اسٹیٹ بینک کے 'میکرو اسٹریس ٹیسٹنگ فریم ورک' میں ارتقا

'شعبہ فاصلاتی نگرانی ونفاذ' اضافی نگرانی کے ضمن میں معاشی خطرے کے دھچکے برداشت کرنے کی بینکوں کی صلاحیت کا جائزہ لیتا رہتا ہے کیونکہ معیشت کی کارکردگی سے ان خطرات کا قریبی تعلق ہے۔ حال ہی میں اس شعبے نے 'میکروفنانشل ویکٹر آٹو ریگریشن' (وی اے آر) ماڈل پر کام شروع کیا ہے جس کا مقصد اقتصادی دھچکوں کے قرض گیروں کی ادائیگی قرض کی استعداد پر پڑنے والے اثرات، اور قرضہ جز دان کی صورتحال (سی پی وی) کے ساتھ ساتھ بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت پر پڑنے والے اثرات کا جائزہ لینا ہے، نیز غیر فعال خام قرضوں کا تناسب (جی این پی ایل آر) جیسے بینکاری کارکردگی اظہاریے کی پیائش کے لیے ماڈل بھی پیش نظر ہے۔ 'سی پی وی' ماڈل بے حد مخصوص ہے اور وہ نگرانی کا مقصد پورا کرتا ہے۔ 'وی اے آر' ماڈل تیار کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدام کو کثیر طرفی ماہرین نے سراہا ہے۔

میکرو پروڈینشل اظہاریے

شعبہ فاصلاتی نگرانی ونفاذ کا 'مالی استحکام جائزہ اور اشاعتی ڈویژن' (ایف ایس اے پی) بینکاری صنعت کے سہ ماہی 'مالی استحکام کے اظہاریے' (ایف ایس آئی) تیار کررہا ہے اور ستمبر 2009ء سے انہیں ویب سائٹ پر شائع کررہا ہے۔ متعلقہ فریقوں کی سہولت کے لیے اسٹیٹ بینک نے مارچ 2011ء سے بینکاری صنعت کی شماریات کا ایک جامع سہ ماہی خلاصہ (Quarterly Compendium) شائع کرنا شروع کیا۔ اس خلاصے میں ایف ایس آئی کے علاوہ بینکاری صنعت، ترقیاتی مالی اداروں اور اسلامی بینکوں کے تفصیلی اعداد وشمار ہوتے ہیں۔

دسمبر 2010ء میں آئی ایم ایف نے 'مالی استحکام کے اظہاریوں' کی تیاری اور براہ راست حوالگی کے لیے، اور آئی ایم ایف کے ویب پورٹل کو میٹا ڈیٹا کے لیے اسٹیٹ بینک سے رابطہ کیا۔ اسٹیٹ بینک کے تیار کردہ 'مالی استحکام کے اظہاریوں' میں یکسانیت لانے کی غرض سے شعبہ فاصلاتی نگرانی ونفاذ کا تقریباً دو سال آئی ایم ایف سے رابطہ رہا کیونکہ آئی ایم ایف کو نظری (تشریحوں) اور تخمینوں (فارمولا) کے پلیٹ فارموں کی صف بندی (array) درکار تھی۔ مذکورہ اظہاریوں اور میٹا ڈیٹا کی آئی ایم ایف کے مطلوبہ فارمیٹ پر حوالگی مئی 2013ء میں کامیابی کے ساتھ مکمل کرلی گئی۔ آئی ایم ایف کی ویب سائٹ پر فی الحال موجود سہ ماہی ٹائم سیریز 31 مارچ 2008ء سے 30 جون 2013ء تک ہے اور انہیں ہر سہ ماہی پر اپ ڈیٹ کیا جاتا ہے۔

ایشیا کے علاقائی مشاورتی گروپ (آر سی جی) میں 'مالی استحکام بورڈ' (ایف ایس بی) پر اسٹیٹ بینک کی نمائندگی

ایسے مؤقر پلیٹ فارموں پر مؤثر شرکت سے نہ صرف متعلقہ ملک کی نیک نامی میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ منفرد تجربات ایک دوسرے کے علم میں لاکر نئی راہیں کھلتی ہیں اور مشترکہ دلچسپی کے مختلف شعبوں میں ہونے والی پیش رفت سے آگاہی ہوتی ہے۔ علاقائی پہلو سے اسٹیٹ بینک بینکاری ضوابط میں ایک فعال کردار ادا کررہا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے گورنر نے علاقائی مشاورتی گروپ میں بینک کی نمائندگی کرتے ہوئے مختلف مواقع پر بحث میں حصہ لیا جس کا 'آر سی جی' سربراہوں نے بجا طور پر اعتراف کیا۔ Systemically Important Financial Institutions (SIFIs) اور بازل 'تھری' کے نفاذ سے متعلق امور پر گورنر کو بطور مرکزی مقرر دو بار مدعو کیا گیا جہاں انہوں نے ان معاملات کے علاوہ نفاذ کی صورتحال اور ان نئے ضوابطی مجموعوں کے بارے میں اسٹیٹ بینک کے موقف پر تفصیل سے اظہار خیال کیا۔

3.2 بینکاری پالیسی اور ضوابط گروپ

3.2.1 شعبہ بینکاری پالیسی اور ضوابط

نئے بینکوں/ خرد مالکاری بینکوں کی آمد

م س13ء کے دوران 'ایڈوانس مائیکروفنانس بینک' کو پاکستان میں، سندھ میں صوبہ بھر کے بطور مائیکروفنانس بینک اپنے آپریشنز شروع کرنے کی اجازت دی گئی۔ مزید برآں 'یو مائیکرو فنانس بینک' کو ملک بھر میں خرد مالکاری بینکاری کا اجازت نامہ جاری کیا گیا جس سے اس کے آپریشنز کا دائرہ ضلعی سطح سے بڑھ کر ملکی سطح تک پھیل گیا۔

نئی بینک برانچوں کا افتتاح

م س13ء کے دوران بینکوں/خرد مالکاری بینکوں کو772 نئی برانچیں[1] کھولنے کی اجازت دی گئی جن میں 527 روایتی بینکاری، 172 اسلامی بینکاری اور73 خرد مالکاری کی برانچیں تھیں۔ اس طرح ملک میں بینکوں کی برانچوں کا مجموعہ 11,699 تک جا پہنچا۔

پاکستانی بینکوں کا سمندر پار پھیلائو

اس وقت آٹھ پاکستانی بینک دنیا کے 36 ملکوں میں مختلف حیثیتوں (یعنی برانچ، نمائندہ دفاتر اور ذیلی دفاتر/مشترکہ منصوبے) میں کام کررہے ہیں۔ م س13ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے پاکستانی بینکوں کو افغانستان، بنگلہ دیش، ماریشس، بحرین، سری لنکا، سیشلز، ملائیشیا اور چین میں اپنے آپریشنز مزید پھیلانے کی اجازت دی۔

مختلف سرکاری سرگرمیوں میں تعاون

اسٹیٹ بینک مختلف سرگرمیوں میں حکومت پاکستان سے تعاون کرتا رہا ہے مثال کے طور پر وطن کارڈ/ پاکستان کارڈ کے ذریعے سیلاب زدگان کی مالی مدد، بینظیر کارڈ کے ذریعے غریب خواتین کی مالی مدد اور دیگر متاثرین کی مدد کے لیے وزیراعظم/ وزیر اعلیٰ کے خصوصی فنڈ کے تحت متعدد خصوصی کھاتوں کا اجرا۔ م س 13ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے یہ سلسلہ جاری رکھا چنانچہ بینظیر انکم سپورٹ پروگرام (بی آئی ایس پی) کے مستفید افراد کو اسمارٹ کارڈ کے ذریعے بی آئی ایس پی فنڈز کی تقسیم کے عمل میں بی آئی ایس پی، نادرا اور متعلقہ بینکوں کے ساتھ اشتراک کرتے ہوئے انہیں تعاون فراہم کیا گیا۔

اے ٹی ایم کے تناسب میں اضافہ کرنا

مالی سہولتوں تک رسائی کی پیمائش کے لیے برانچوں کی تعداد کے علاوہ ایک اہم پیمانہ یہ ہے کہ بینکوں کی جانب سے نصب اے ٹی ایم کی تعداد کتنی ہے، چنانچہ پاکستان میں فی برانچ اے ٹی ایم کے کم تناسب، اور مالی شمولیت کی غرض سے اسٹیٹ بینک اور بینکاری صنعت کے دیگر اقدامات کے پیش نظر تمام بینکوں کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ ایک سال کے دوران اپنی جتنی نئی برانچیں کھولیں اتنی ہی نئی اے ٹی ایم اپنے نیٹ ورک میں شامل کریں، اس پر 2013ء سے عمل درآمد شروع ہوا۔ نیز جن بینکوں کی اے ٹی ایم کی تعداد برانچوں سے کم ہے انہیں بھی ہدایت کی گئی کہ وہ موجودہ فرق کو پانچ سال میں پورا کریں۔ اس ہدایت کے نتیجے میں 2013ء کے پہلے چھ ماہ کے دوران بینکوں نے اپنے نیٹ ورک میں تقریباً 450 اے ٹی ایم کا اضافہ کیا ہے اور 2013ء کی دوسری ششماہی میں ملک بھر میں 700 مزید اے ٹی ایم کی تنصیب کے منصوبے جمع کرائے ہیں۔

بلادفتر اور موبائل بینکاری

بینک الفلاح اور میزان بینک کو بلادفتر بینکاری کا تجرباتی آغاز کرنے کی اجازت دی گئی۔ اس کے علاوہ یو مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ، حبیب بینک لمیٹڈ، وسیلہ مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ اور عسکری کمرشل بینک لمیٹڈ کو اپنی بلادفتر بینکاری کی باقاعدہ خدمات شروع کرنے کی اجازت دی گئی۔ بلادفتر بینکاری کے علاوہ موبائل بینکاری (موجودہ بینک صارفین کے لیے موبائل فون بینکاری خدمات) کے تجرباتی آغاز کی اجازت بینک الفلاح اور فیصل بینک کو عطا کی گئی۔ بڑے بینکوں اور تمام پانچوں موبائل نیٹ ورک اداروں نے سازگار پالیسی

---

1 ذیلی برانچیں اور مستقل بوتھ بھی برانچوں میں شامل ہیں۔

فریم ورک کی بنا پر باہمی اشتراک کرلیا ہے تاکہ مالی خدمات میں مہارت، ٹیکنالوجی اور تقسیمی نیٹ ورک کا باہمی فائدہ اٹھایا جائے اور مؤثر اور کم لاگتی مالی خدمات ملک کے ہر گوشے میں فراہم کی جائیں۔ بلادفتر بینکاری خدمات کی مارکیٹ تیزی سے پھل پھول رہی ہے۔30 جون 2013ء تک پاکستان میں بلادفتر بینکاری کے 90ہزار سے زائد ایجنٹ موجود تھے جو ملک کے 1350 شہروں، قصبوں اور دیہات میں بلادفتر بینکاری کی خدمات فراہم کررہے تھے۔ ایجنٹ بینکاری کے ذریعے لین دین کا حجم 30 جون 2013ء تک 25 کروڑ تک پہنچ چکا تھا جس کی مجموعی مالیت 1200 ارب روپے تھی۔

بینکاری ضوابط

اسٹیٹ بینک کا ضوابطی فریم ورک بینکاری صنعت میں مالی استحکام، کارگزاری اور مارکیٹ میں نظم وضبط کے فروغ کے لیے کوشاں ہے۔ م س13ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے مربوط پالیسیاں اور ضوابط یقینی بنانے کے لیے سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی) اور دیگر تنظیموں/ اداروں کے ساتھ قریبی تعاون اور اشتراک پر توجہ دی جن میں پاکستان بینکس ایسوسی ایشن اور انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان بھی شامل ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے کارپوریٹ/ کمرشل بینکاری کے لیے محتاطیہ ضوابط کے مجموعے کا جائزہ تمام اہم متعلقہ فریقوں کو ساتھ ملا کر لیا جو تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اسٹیٹ بینک ایس ای سی پی کے مختلف پالیسی اقدامات میں بھی شامل رہا اور کمرشل پیپر ریگولیشنز، 2013ء، انڈر رائٹرز رولز، ریویو آف ویلیورز رجیم وغیرہ پر اس نے اپنی رائے دی۔ پی بی اے کے توسط سے آنے والی بینکوں کی رائے کی بنیاد پر، صارفی قرضوں کی معافی کی ہدایات کا جائزہ فی الحال جاری ہے۔ اس کے علاوہ 'ڈیبٹ پراپرٹی سواپ' کے ضوابط کو حتمی شکل دی جارہی ہے۔

انضمام اور تحویل

م س13ء کے دوران تحویل کے تین واقعات رونما ہوئے جن میں ایک کمرشل بینک اور دو مائکروفنانس بینک شامل تھے، نئی متعلقہ انتظامیہ نے ان بینکوں کا انتظام وانصرام سنبھال لیا۔

کالا دھن سفید کرنے کی روک تھام اور دہشت گردی کی مالیات کے انسداد کے ضوابط

بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کے لیے کالا دھن سفید کرنے کی روک تھام اور دہشت گردی کی مالیات کے انسداد کے نظرثانی شدہ ضوابط 13 ستمبر 2012ء کو بی پی آر ڈی کے سرکلر نمبر 2 کے ذریعے جاری ہوئے تھے۔ یہ ضوابط عالمی معیارات کے مطابق تھے اور ان میں متعلقہ خطرات کی درست انداز میں روک تھام کے طریقے درج تھے۔ پرانے ضوابط کے مقابلے میں نئے ضوابط میں اور چیزوں کے ساتھ ساتھ ریکارڈ دس سال تک محفوظ رکھنا ضروری ہے، اس کے علاوہ نئی پراڈکٹس اور خدمات کے خطرے کا تجزیہ، شناختی دستاویزات میں اضافہ، آن لائن منتقلی پر مزید کنٹرولز، ضروری مستعدی کے تقاضوں کی پابندی معروف سیاسی شخصیات کے قریبی دوستوں یا اہل خانہ سے بھی کرانا، بذریعہ تار منتقلی/ متعلقہ بینکاری میں متعلقہ اداروں کی واضح ذمہ داریاں، صارفین کے پروفائل کو لین دین کے خودکار نگراں نظاموں سے مربوط کرنا بھی شامل ہے۔ ضوابط کے تحت یہ ضروری ہے کہ بینک اپنے ملازمین کو نوکری دیتے وقت ضروری چھان بین کریں اور انہیں آن لائن تربیت سمیت مناسب تربیت دیں۔ اس کے علاوہ غیر سرکاری تنظیموں/ غیر نفع بخش اداروں اور فلاحی اداروں کے کھاتوں کے لیے سخت شرائط متعارف کرائی گئی ہیں۔

خطرے کے پیشِ نظر طرزِ فکر پر رہنما ہدایات برائے کالے دھن کی روک تھام/ دہشت گردی کی مالیات کا انسداد

اسٹیٹ بینک نے خطرے کے پیشِ نظر طرزِ فکر (Risk Based Approach-RBA) پر رہنما ہدایات بھی الگ سے جاری کیں، بینکوں/ ترقیاتی مالی اداروں سے کہا گیا ہے کہ وہ ان رہنما ہدایات اور مسلمہ روایات کے مطابق خطرے کے پیشِ نظر اپنا طرزِ فکر بہتر بنائیں جن میں ایف اے ٹی ایف اور بازل بنیادی اصول کی متعلقہ سفارشات، تشریحی نوٹ، مسلمہ روایات کی دستاویزات وغیرہ شامل ہیں۔ ان ضوابط کے تحت بینکوں پر لازم ہے کہ وہ صارف کی نوعیت، مصنوعات، خدمات کی فراہمی کے ذرائع اور مقام جیسے عوامل کو دیکھتے ہوئے اپنے تعلقات اور خدمات میں آر بی اے پر عمل کریں۔ 'خطرۂ صارفین کی درجہ بندی' (Customers Risk Profiling) کا تصور تشکیل دیا گیا ہے، جس میں کسی صورتحال کی بنیاد پر صارفین کی درجہ بندی کی جاتی ہے، اس کے علاوہ کھاتوں اور لین دین کی جانچ پڑتال کا اشارہ دینے والے ریڈ الرٹس بھی تیار کیے گئے ہیں۔

سرمائے کا استحکام اور بازل سوم کا نفاذ

سرمائے کے بین الاقوامی معیارات میں آنے والی تبدیلیوں کے نتیجے میں، اور بینکوں کی کفایت سرمایہ پر اسٹیٹ بینک کے ضوابط مستحکم کرنے کی غرض سے Quantitative Impact Assessment کیا گیا جس کا مقصد یہ تھا کہ حال میں تجویز کردہ بازل سوم سرمایہ ضوابط کے پاکستانی بینکوں کی کفایت سرمایہ پر اثرات کو جانچا جاسکے۔ اس تجزیے سے پتہ چلا کہ چند ایک چھوٹے بینکوں کے سوا، ملک کی بینکاری صنعت بازل سوم معاہدے میں بیان کی گئی سرمائے کی شرائط کو با آسانی پورا کرتی ہے۔ اس تجزیے کو سامنے رکھ کر اسٹیٹ بینک نے کفایت سرمایہ پر نظر ثانی شدہ ہدایات جاری کیں۔ ان ہدایات سے سرمائے کی تشریح اور منسلکہ تخریج (deduction) پر اسٹیٹ بینک کے موجودہ (بازل دوم معاہدے کے تحت) ضوابط کو تقویت ملتی ہے، تاہم بہت سے نئے تصورات بھی پہلی بار متعارف کرائے جا رہے ہیں، مثلاً لیوراجیہ نسبت، انجذاب خسارہ کا فقرہ (Loss Absorption Clause) اور حائلہ بغرض تحفظِ سرمایہ (Capital Conservation Buffer)۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک اگلے برسوں میں بازل سوم کے دیگر پہلوؤں پر سوچ بچار شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، مثلاً فریق ثانی کے خطرۂ قرض (Counterparty Credit Risk) پر تحفظ میں اضافہ، کوائف کے اظہار کی مزید شرائط، سرمائے کی مخالف گردشی حائلہ (Countercyclical Capital Buffers) کی آمد، نظمیاتی طور پر اہم مالی اداروں کے لیے سرمائے کی اضافی شرائط اور سیالیت کے تحفظ کی آمد اور رقوم کے خالص مستحکم تناسبات (Net Stable Funding Ratios)۔

کفایت سرمایہ کا اندرونی تجزیہ (Internal Capital Adequacy Assessment Process -ICAAP) - اطلاعی خاکہ

اولین ''کفایت سرمایہ کے اندرونی تجزیے'' کی دستاویز (بازل دوم کے پلر 2 کے تحت اولین جز) کا جو جائزہ بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں نے پیش کیا ان میں رسائی کے ساتھ ساتھ احاطے کے اعتبار سے بھی بڑا تنوع پایا گیا۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک نے ICAAP کے مختلف حصوں کے لیے کم از کم درکار معلومات طلب کرنے کے لیے ایک خاکہ تشکیل دیا تا کہ تسلسل اور یکسانیت برقرار رہے۔ ICAAP کے اس مقررہ اطلاعی خاکے کے استعمال سے نہ صرف ''نگراں جائزہ اور قدر پیمائی کا عمل'' (Supervisory Review and Evaluation Process -SREP) بینک اور اسٹیٹ بینک دونوں کے لیے زیادہ کارگر ہو جائے گا بلکہ مماثل کاروباری خاکے اور خاکہ خطر کے حامل مختلف بینکوں میں متعلقہ پراسیسز کا تقابل بھی بڑھ جائے گا۔ اس کے علاوہ بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کو اسٹیٹ بینک کی جانب سے یہ بھی ہدایات ہیں کہ وہ اپنے متعلقہ خاکہ خطر میں تبدیلی کی صورت میں اپنے ICAAP کا سالانہ یا اس سے پہلے جائزہ لیں۔

خطرہ قرض کی درجہ بندی کا اندرونی نظام - خردہ جزدان

بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں میں خطرہ قرض کی درجہ بندی کے اندرونی نظام پر رہنما ہدایات 2007ء میں جاری کی گئی تھیں جن کا زیادہ واسطہ کارپوریٹ جزدان سے تھا۔ چنانچہ خردہ قرضوں (بشمول خردہ ایس ایم ای قرضوں) کی درجہ بندی کے لیے ''خطرۂ قرض کی درجہ بندی کا اندرونی نظام - خردہ جزدان'' پر ہدایات 2 جنوری 2013ء کو بذریعہ بی ایس ڈی سرکلر نمبر 1 جاری کی گئیں۔ ان ہدایات کے تحت بینک اپنے خردہ قرض گیروں بشمول صارفی جزدان کے لیے ایک درخواست اور رویہ جاتی اسکور کارڈ تیار کریں گے۔ بینکوں کو چاہیے کہ تفویض کردہ اسکور کا باقاعدگی کے ساتھ، یعنی ایک ماہ سے لے کر ایک سال تک کے وقفے سے جائزہ لیں اور اپ ڈیٹ کریں۔

مجموعی نگرانی (consolidated supervision)

کسی بینک کے حسابات میں خطرات پنہاں ہو سکتے ہیں، بینک ان خطرات کے علاوہ بھی منسلکہ اداروں کے ساتھ اپنی وابستگی کی بنا پر بہت سے خطرات سے دوچار ہوتا ہے۔ یہ متعدی خطرات کسی بینک کے استحکام کو انفرادی طور پر نمایاں نقصان پہنچا سکتے ہیں اور پورے بینکاری نظام کو بھی۔ چنانچہ بینکوں کی نگرانی کے کسی مؤثر فریم ورک میں 'مجموعی نگرانی' کو ایک اہم حصہ سمجھا جاتا ہے۔ خاص طور پر حالیہ مالی بحران نے دیوپیکر مالی اداروں کی نگرانی کی اہمیت کو اجاگر کر دیا ہے۔ چنانچہ بین الاقوامی معیار ساز اداروں یعنی 'بازل کمیٹی برائے بینکاری نگرانی' اور بینکاری، بیمہ اور تمسکات کی نگرانی پر 'بین الاقوامی معیارات ساز اداروں کے مشترکہ فورم' نے بینکوں کی مجموعی نگرانی اور دیوپیکر مالی اداروں کی مؤثر نگرانی کے لیے اصول تجویز کیے ہیں۔

م س 13ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے بینکاری گروپوں کی مجموعی نگرانی کے لیے اپنے قبل ازیں شروع کیے گئے منصوبے پر پیش رفت کی، اور وہ ایس ای سی پی کے ساتھ مل کر بھی دیوپیکر

مالی اداروں کی نگرانی کررہا ہے۔ ان اقدامات کا مقصد یہ ہے کہ متعدی خطرات کی نگرانی کی جائے اور پیش قدمی کرتے ہوئے انہیں کم کیا جائے اور مالی شعبے میں دیوپیکر اداروں کی بنا پر پیدا ہونے والی دشواریوں کو دور کیا جائے۔ نگرانی کے جاری فریم ورک کو مستحکم کرنے کی غرض سے اسٹیٹ بینک کے شعبے بی پی آر ڈی نے ایس ای سی پی کے اشتراک سے (ستمبر 2012ء میں) ضوابطی فارم بنا کر جاری کیے تا کہ بینکوں اور غیر بینک مالی اداروں سے ششماہی بنیاد پر اہم معلومات اکٹھی کی جائے۔ ضمناً، مجموعی نگرانی کا ایک اہم عنصر یہ ہے کہ بینک ریگولیٹر کو نگرانی، اور محتاطیہ ضوابط کے بحثیت مجموعی بینکوں کو اجرا کے مناسب اختیارات حاصل ہونے چاہئیں۔ مزید برآں، ملکیت اور کارپوریٹ ڈھانچہ بینک اور مالی شعبے کے استحکام اور کارکردگی پر بڑا اثر ڈالتا ہے۔ اس سلسلے میں بی سی او، 1962ء میں بعض ترامیم پر غور و فکر کیا گیا ہے اور یہ متعلقہ فریقین کے ساتھ مشاورت کے مرحلے میں ہیں۔

دیگر اقدامات

ٹیکس گزاروں کے لیے اور محاصل جمع کرنے میں سہولت کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے ایف بی آر کے اشتراک سے بینکوں کو ہدایت کی کہ وہ اپنی مجاز برانچیں سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ کلوزنگ کے موقع پر دیر تک کھلی رکھیں۔

3.2.2 شعبہ اسلامی بینکاری

اسلامی بینکاری

ملک میں مستحکم اسلامی بینکاری صنعت کی تشکیل میں سہولت دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کئی ترقیاتی اور ضوابطی اقدامات میں فعال طریقے سے شامل رہا ہے۔ م س13ء کے دوران اس سلسلے میں کیے گئے اہم اقدامات درج ذیل ہیں:

ذرائع ابلاغ میں آگاہی مہم

پاکستان میں اسلامی بینکاری کی صنعت اثاثوں، مالکاری، سرمایہ کاری، امانتوں، مارکیٹ شیئر اور برانچوں کے نیٹ ورک کے لحاظ سے غیر معمولی نمو کا مظاہرہ کرنے کے باوجود اب بھی بہت سے مسائل اور دشواریوں کا سامنا کر رہی ہے۔ سب سے بڑی دشواری یہ ہے کہ عام لوگوں میں اسلامی بینکاری کے بارے میں غلط فہمیاں ہیں اور شعور کا فقدان ہے۔ اسلامی بینکاری کے ادارے اگرچہ آگاہی پھیلانے کے لیے سیمینار اور کانفرنسیں منعقد کرتے رہے ہیں تاہم پوری صنعت کی طرف سے برقی وطباعتی ذرائع ابلاغ کو استعمال کرتے ہوئے عوامی آگاہی پھیلانے کی کوئی نمایاں کوشش نہیں کی گئی۔ م س13ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے اسلامی مالیات کے بارے میں ذرائع ابلاغ میں آگاہی مہم شروع کرانے کے لیے اسلامی بینکاری کی صنعت کو فعال کیا۔ اس مہم کا پہلا مرحلہ رمضان 1434ھ میں شروع کیا گیا تھا جس میں اسلامی بینکاری کی موجودگی کو نمایاں کرنے اور اسلامی بینکاری کے بارے میں غلط فہمیاں دور کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ اگلے مرحلے میں زیادہ توجہ اس بات پر دی جائے گی کہ اسلامی بینکاری اور مالیات کی تعلیم، آگاہی اور معلومات بہتر بنائی جائے۔

اسلامی بینکاری صنعت کے لیے استعداد کاری کے پروگرام

اسٹیٹ بینک اسلامی بینکاری صنعت کی ترقی کا جو منصوبہ رکھتا ہے اس میں استعداد کاری ایک اہم جز ہے۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک مستند ملکی اور غیر ملکی اداروں کے ساتھ اشتراک کر رہا ہے تا کہ اس صنعت کے نچلے اور درمیانی انتظامی اہلکاروں دونوں کے لیے بامقصد سیمینار، لیکچر، تربیتی پروگرام اور ورکشاپ منعقد کیے جائیں۔ م س13ء کے دوران اسٹیٹ بینک/ نباف نے اسلامی بینکاری آپریشنز کی مبادیات (FIBO) پر حیدر آباد، کوئٹہ اور پشاور میں تین کورسز پیش کیے جن کا مقصد اسلامی بینکوں/ برانچوں کے برانچ منیجروں، آپریشن منیجروں اور ریلیشن شپ منیجروں کو نظری اور عملی تربیت دینا تھا۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے بہاولپور، سکھر، لاہور، پشاور اور سرگودھا سمیت مختلف شہروں میں ایس بی پی بی ایس سی کے ڈیولپمنٹ فنانس یونٹوں کے اشتراک سے سیمینار منعقد کیے۔ اسٹیٹ بینک نے بنیادی بینکاری، مالیات اور ٹریژری میں شریعہ ایڈوائزروں کی مہارت بہتر بنانے کی غرض سے ''شریعہ ایڈوائزروں کے لیے ٹریژری آپریشنز'' پر خصوصی تربیتی کورس بھی منعقد کرائے۔ اس کورس کا تمام اسلامی بینکاری اداروں اور ان کے شریعہ ایڈوائزروں نے خیر مقدم کیا۔

نباف (ایس بی پی) اور اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ (جدہ، سعودی عرب) نے م س13ء کے دوران اسلامی مالیات پر دو بین الاقوامی کورس منعقد کرائے، ان میں بنگلہ دیش، ترکی، مالدیپ اور ایران نے شرکت کی۔ ملائیشیا کے ایک گروپ ''ریڈمنی'' (Redmoney) نے پاکستان میں اسٹیٹ بینک کے تعاون سے 'اسلامی فنانس نیوز (IFN) روڈ شو' کا اہتمام کیا جس میں اسلامی مالیات کے صف اول کے ماہرین نے شرکت کی۔

عالمی شرکت

اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری صنعت کے قانونی،ضوابطی،نگراں اور انتظام خطر انفرا اسٹرکچر کی بہتری کے لیے اسلامک فنانشل سروسز بورڈ (آئی ایف ایس بی) اور انٹرنیشنل اسلامک فنانشل مارکیٹ (آئی آئی ایف ایم) جیسے عالمی اداروں کی مختلف ورکنگ کمیٹیوں/گروپوں میں فعال کردار ادا کیا ہے۔ م س13ء میں اسٹیٹ بینک 'Revising Standard on Supervisory Review Process' اور 'Developing Core Principles for Islamic Finance Regulation' پر ورکنگ گروپ کا حصہ بن گیا۔ اسٹیٹ بینک نے اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ/ اسلامی ترقیاتی بینک کے ساتھ ایک سروے میں تعاون بھی کیا جو پاکستان میں اسلامی مالیاتی اداروں کے ''مالی شعبے کا تجزیاتی پروگرام'' کے لیے کیا گیا تھا۔

پاکستان میں ڈی ایٹ[2] سربراہ اجلاس "Financial and Monetary Cooperation for Promoting Inclusive Economic Growth" پر منعقد ہوا جس میں اور باتوں کے علاوہ رکن ملکوں کے مابین اسلامی بینکاری اور مالیات کے فروغ میں سہولت دینے کے لیے اقتصادی تعاون مستحکم کرنے کا عزم کیا گیا۔

AAOIFI شریعہ معیارات کی قبولیت

''اکاؤنٹنگ اینڈ آڈٹنگ آرگنائزیشن فار اسلامک فنانشل انسٹی ٹیوشنز'' (اے اے او آئی ایف آئی) کے شریعہ معیارات اختیار کرنا شریعت کی پابندی کو مستحکم کرنے اور اسلامی بینکاری صنعت کی شریعت سے متعلق روایات کو ہم آہنگ بنانے میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ دوران سال اسٹیٹ بینک نے اے اے او آئی ایف آئی کے دو مزید شریعہ معیارات اپنائے یعنی معیار نمبر 12 جو 'شارکہ (مشارکہ) اور جدید کارپوریشنز' سے متعلق ہے اور معیار نمبر 17 جو 'سرمایہ کاری صکوک' کے بارے میں ہے۔ ان دو معیارات کو اختیار کرنے سے، اپنائے جانے والے شریعہ معیارات کی تعداد 6 ہوگئی ہے۔

اسلامی بینکاری صنعت کے لیے ضوابط

اسلامی بینکاری اداروں کے لیے قانونی، ضوابطی اور شریعہ سے ہم آہنگ فریم ورک کا مسلسل جائزہ لیا جاتا ہے تاکہ انہیں اسلامی بینکاری صنعت کی ارتقا پذیر حرکیات سے ہم آہنگ بنایا جاتا رہے۔ م س13ء کے دوران درج ذیل ضوابط متعارف کرائے گئے:

- شفافیت اور اظہارِ کوائف کو بہتر بنانے کے لیے اور اسلامی بینکاری اداروں کے منافع اور خسارے کی تقسیم کی پالیسیوں اور طریقوں میں یکسانیت لانے کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری اداروں کے نفع ونقصان کی تقسیم کے لیے اور پول مینجمنٹ کے لیے تفصیلی ہدایات جاری کیں۔ ان ہدایات کا ملکی اور بین الاقوامی متعلقہ فریقین نے خیر مقدم کیا جس سے امید ہے کہ عمومی طور پر رائے عامہ کا اور خصوصاً اسلامی بینکاری کے صارفین کا تصور اور سمجھ بوجھ بہتر ہوگی (آئی بی ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2012ء مورخہ 19 نومبر 2012ء)۔

- پاکستان میں اسلامی بینکاری اداروں کی جانب سے ''تقلیل مشارکہ'' (Diminishing Musharakah) کی ساخت کی بنیاد پر بننے والی پراڈکٹس میں اضافے کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے 'شرکۃ الملک اور تقلیل مشارکہ' پر ایک شریعہ معیار تیار کرکے جاری کیا ہے **(آئی بی ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2013ء مورخہ 8 اپریل 2013ء)**۔

- شریعہ سے ہم آہنگی اور یکسانیت کو یقینی بنانے کے لیے اسلامی بینکاری اداروں کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ نئی پراڈکٹس کے آغاز سے کم از کم 30 دن قبل ان پراڈکٹس کی تفصیلی خصوصیات، پراسیس کا طریقہ، حسابات کی نوعیت، معاہدوں کے متن، اور شریعہ ایڈوائزروں کا تصدیق نامہ جمع کرائیں۔ اسٹیٹ بینک کسی مسئلے پر، اگر ہوا تو، 30 دن کے اندر اسلامی بینکاری اداروں سے رجوع کرے گا **(آئی بی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 02 برائے 2013ء مورخہ 4 جنوری 2013ء)**۔

2 ڈی ایٹ ملکوں میں بنگلہ دیش، مصر، انڈونیشیا، ایران، ملائیشیا، نائیجیریا، پاکستان اور ترکی شامل ہیں۔

سروے پر مبنی مطالعہ ''پاکستان میں اسلامی مالیات کی معلومات، رویہ اور طریقے''

اس صنعت کی حرکیات کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے، اسلامی بینکاری کی طلب جانچنے کے لیے اور مالی شمولیت کے نتیجے میں طلب و رسد میں فرق کے اثرات کی پیائش کے لیے اسٹیٹ بینک نے م س 12ء میں سروے پر مبنی ایک مطالعے ''پاکستان میں اسلامی مالیات کی معلومات، رویہ اور طریقے'' کا آغاز کیا۔ یہ مطالعہ مکمل ہو چکا ہے اور اس کے نتائج سے اس صنعت کو جلد ہی آگاہ کیا جائے گا۔ اس مطالعے کے نتائج سے توقع ہے کہ نہ صرف اسٹیٹ بینک کو پالیسی سازی میں مدد ملے گی بلکہ یہ مارکیٹ میں پہلے سے موجود ارکان اور ممکنہ نو واردان دونوں کے لیے بھی باعث دلچسپی ہوگا۔

3.2.3 شعبہ تحفظ صارف

مالی شعبے کی اصلاحات کے بعد کے دور میں پاکستان کا مالی منظر نامہ نمایاں طور پر تبدیل ہوا ہے کیونکہ مالی اداروں کے مابین مسابقت بڑھ گئی ہے۔ مالی شمولیت پر توجہ دینے کے نتیجے میں بھی متبادل مالی خدمات کی فراہمی کے راستے کھلے ہیں۔ آج کا مالی ماحول ٹیکنالوجی پر بہت انحصار کرنے لگا ہے اور اس ماحول میں صارف کا تحفظ دشوار تر ہو چکا ہے۔ مزید برآں عالمی مالیاتی نظام کے ساتھ مربوط ہونے کی بنا پر ہمارے مالی نظام پر صارفین کا اعتماد برقرار رکھنا پیچیدہ ہوتا جا رہا ہے۔ چنانچہ مالی نظام کے استحکام اور ارتباط کے لیے اسٹیٹ بینک نے جو متعدد (پالیسی اور عملی) اقدامات کیے ہیں ان میں تحفظِ صارفین کو مرکزی اہمیت دی گئی ہے۔ مالی صارف کے تحفظ پر جامع قانون سازی نہ ہونے کی بنا پر بینک ضوابط کا موجودہ مجموعہ اور نگرانی کا نظام ہی مالی صارفین کے حقوق کا مؤثر طور پر تحفظ کر رہا ہے۔

صارفین کے حقوق کے تحفظ کی اسٹیٹ بینک کی کوششوں میں ''شعبہ تحفظِ صارف'' کو بے حد اہمیت حاصل ہے جس کے لیے اس نے منصفانہ رویے، متعلقہ معلومات کے مناسب اظہار، اور بہتر مالی آگاہی/تعلیم پر زور دیا ہے۔ اس سلسلے میں اس شعبے کی کوشش ہے کہ مالی خدمات فراہم کرنے والے اداروں کی پراڈکٹس/خدمات مسابقتی ہوں، ان کی مارکیٹنگ کے طریقے ذمہ دارانہ ہوں، اور شکایات سے نمٹنے اور ازالے کے طریقے موزوں ہوں تاکہ صارفین کے تمام طبقوں کے حقوق کی حفاظت کی جا سکے۔

شعبہ تحفظ صارف نے گذشتہ برسوں میں مالی شکایات کے ازالے کی خاطر ثالث کا کردار ادا کیا ہے اور ''تنازعات کے حل کے مربوط مرکز'' کے طور پر ہزاروں صارفین کو بلا معاوضہ اطمینان فراہم کیا ہے جس کے باعث وہ عدالتی کارروائی میں پڑنے سے بچ گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ شعبہ شکایات کے ازالے کے لیے نیم عدالتی فورم کے طور پر بھی کام کر رہا ہے۔ عدلیہ (عدالت عالیہ کے ساتھ ساتھ عدالت عظمٰی) نے بعض رٹ پٹیشنیں/عرض داشتیں/مقدمات زبانی احکام کے ذریعے براہ راست نمٹانے کے لیے اس شعبے کو بھجوائیں۔ اسٹیٹ بینک کے ازالۂ شکایات کے عمل پر عدالتی نظام کا یہ اعتماد دراصل شعبہ تحفظ صارف کی کارکردگی کا اظہار ہے جو وہ مالی صارف کے تحفظ کی خاطر انجام دے رہا ہے۔

م س 13ء کے دوران شعبہ تحفظ صارف کو بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں/خرد مالکاری بینکوں کے خلاف 5,654 شکایات موصول ہوئیں جنہیں اس نے نمٹایا جبکہ ایک سال قبل 6,037 شکایات موصول ہوئی تھیں، یوں شکایات میں 6.3 فیصد کمی ہوئی۔ حالیہ شکایات میں تین چوتھائی کا تعلق 8 بڑے بینکوں کے ساتھ تھا جن کا برانچ نیٹ ورک ملک کے شہری اور دیہی علاقوں میں دور دور تک پھیلا ہوا ہے، جن کی امانتوں کا حجم بہت زیادہ ہے، جن کی صارفی مالکاری کا جزدان خاصا بڑا ہے، اور اے ٹی ایم کا وسیع نیٹ ورک ہے۔ شکایات کے اعداد و شمار کا تجزیہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ 75 فیصد شکایات نجی شعبے کے بینکوں کے خلاف تھیں، 14 فیصد شکایات سرکاری بینکوں کے خلاف ملیں۔ شکایات کے موضوعات کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ 60 فیصد سے زائد کا تعلق (i) کھاتوں کے آپریشنز اور امانتوں، (ii) کریڈٹ کارڈ، (iii) ذاتی قرضوں، (iv) اے ٹی ایم اور (v) ترسیلات زر سے تھا۔

صارفین کی آگاہی کے اقدامات

گذشتہ چند برسوں کے دوران تنوع سے بھرپور اور پُرتصنع مالی پراڈکٹس/خدمات مارکیٹ میں آ چکی ہیں جو اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ صارفین کے تحفظ کے لیے مزید مؤثر اقدامات کیے جائیں۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک نے صارفین کا تحفظ یقینی بنانے پر توجہ دی جس میں مالی امور پر صارفین کی تعلیم اور مارکیٹ کے بارے میں انٹیلی جنس بھی شامل ہے تاکہ ان پراڈکٹس/خدمات اور طریقوں کو اجاگر کیا جائے جو صارفین کے لیے غیر ضروری خطرے کا باعث بن سکتی ہوں مثال کے طور پر کریڈٹ کارڈ کی جارحانہ مارکیٹنگ، فروخت کے پُرفریب طریقے اور قرضے کی وصولی کو آؤٹ سورس کرنا۔ اس کے نتیجے میں شعبہ زرعی قرضہ و خرد مالکاری کی جانب سے (ملک گیر مالی خواندگی پروگرام جیسے) مالی خواندگی کے

اقدامات کے ساتھ ساتھ شعبہ تحفظِ صارف نے بھی معاشرے کے مختلف طبقوں کے لیے تعلیم/آگاہی کی مہم شروع کی، ان مخاطب طبقوں میں چھوٹے تاجروں کی تنظیمیں، این جی اوز، صارفین کی تنظیمیں، اور ملک بھر کی معروف جامعات/مینجمنٹ انسٹی ٹیوشنز کے اساتذہ اور طلبہ شامل ہیں۔ 2013ء کے دوران پاکستان کے طول وعرض میں واقع ایس بی پی ایس سی کے 13 مقامی دفاتر کے اشتراک سے ایسے پروگراموں کا اہتمام کیا گیا اور ان میں 18 معروف جامعات کو شامل کیا گیا۔

ان آگاہی ورکشاپوں/سیمیناروں کا مقصد یہ ہے کہ شرکا کو شکایات کے ازالے کے اس طریقہ کار سے آگاہ کیا جائے جو مالی فراڈ سے متاثرہ لوگوں کے لیے موجود ہے، نیز تنازعات کے حل میں اسٹیٹ بینک کے ساتھ ساتھ ''بینکنگ محتسب پاکستان'' کا کردار اور وظائف بتائے جائیں۔ یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ م س13ء کے دوران پارلیمنٹ نے ایک نئی قانون سازی ''وفاقی محتسب ادارہ جاتی اصلاحات ایکٹ، 2013ء'' کے نام سے کی ہے جس کا مقصد پاکستان میں وفاقی محتسب اداروں کے وظائف سے متعلق قوانین کو معیاری اور ہم آہنگ بنانا ہے (**باکس 3.1**)۔

باکس 3.1: وفاقی محتسب ادارہ جاتی اصلاحات ایکٹ، 2013ء کی قانون سازی

پارلیمنٹ نے 12 فروری 2013ء کو 'وفاقی محتسب ادارہ جاتی اصلاحات ایکٹ، 2013ء' کے نام سے ایک نیا قانون بنایا۔ یہ نیا ایکٹ پاکستان میں کام کرنے والے وفاقی محتسب اداروں سے متعلق قوانین کو معیاری اور ہم آہنگ بنانے کے لیے ادارہ جاتی اصلاحات کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس کے سیکشن (b)2 اور (c)2 کے تحت یہ ایکٹ 'بینکنگ محتسب پاکستان' کے ادارے پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ اس ایکٹ کے تحت بینکنگ محتسب پاکستان کے کردار کو مزید مستحکم بناتے ہوئے، بینکنگ محتسب کے جاری کردہ احکامات کے خلاف اپیلوں کی سماعت کا اسٹیٹ بینک کا اختیار ختم کردیا گیا ہے۔ اب بینکنگ محتسب کے کسی فیصلے، حکم، آرا یا سفارشات سے متاثر ہونے والے کسی شخص یا فریق کو حق ہے کہ ایسے کسی فیصلے، حکم، آرا یا سفارشات کے 30 دن کے اندر براہ راست صدر پاکستان کو درخواست دے۔

نیز، اس ایکٹ کے سیکشن 3 کے تحت بینکنگ محتسب پاکستان کی سربراہی کی مدت تین سال سے بڑھا کر چار سال کردی گئی ہے، جس کے بعد دوسری مدت کے لیے سربراہی نہیں ملے گی۔ مزید برآں، ایکٹ کے سیکشن (2)17 کے تحت بینکنگ محتسب سیکریٹریٹ کو انتظامی اور مالی اخراجات پر خودمختاری دی گئی ہے، اور حکومت یہ اخراجات 'فیڈرل کنسالیڈیٹڈ فنڈ' کے توسط سے برداشت کرے گی۔ قبل ازیں بینکنگ محتسب سیکریٹریٹ کی مالی ضروریات کو اسٹیٹ بینک تمام بینکوں کی شراکت سے پورا کررہا تھا جس میں گورنر اسٹیٹ بینک کی منظوری سے مالیات کا تناسب مقرر کیا جاتا تھا۔

اس کے علاوہ شعبہ تحفظ صارف کی تعلیمی/آگاہی مہم میں ان امور سے متعلق بنیادی لیکن ضروری اطلاعات بھی فراہم کی جاتی ہیں: قرضے کی وصولی/واپسی پر رہنما ہدایات، اے ٹی ایم استعمال کرتے ہوئے احتیاطی تدابیر، ڈیبٹ/کریڈٹ کارڈ، چیک سے نمٹنا، ذاتی معلومات کی چوری اور اسکمنگ فراڈ، 'ای سی آئی بی' کے وظائف کی سوجھ بوجھ اور قرض داروں کے لیے اس کے مضمرات۔

عام انتخابات 2013ء کے دوران شعبہ تحفظ صارف کا کردار بہت اہم تھا۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے عام انتخابات میں حصہ لینے والے امیدواروں کی اہلیت کی جانچ پڑتال کے لیے اسٹیٹ بینک آف پاکستان، فیڈرل بورڈ آف ریونیو اور قومی احتساب بیورو کے ساتھ مل کر کام کیا۔ اس مقصد کے لیے امیدواروں اور ان کے اہلخانہ کی جانچ پڑتال کی غرض سے ''امیدواروں کا آن لائن مینجمنٹ سسٹم'' تیار کیا گیا۔ یہ عمل 26 مارچ 2013ء کو شروع ہوا اور 7 اپریل 2013ء کو مکمل ہوا۔ 24,286 امیدواروں اور ان کے 110,972 زیر کفالت افراد کے کوائف الیکشن کمیشن آف پاکستان کے فراہم کردہ معیار کے مطابق 'ای سی آئی بی' ڈیٹا بیس میں تلاش کیے گئے، سسٹم کی طرف سے دیے گئے جوابات کو یومیہ بنیاد پر آن لائن اپ لوڈ کیا جاتا رہا۔ جانچ پڑتال کا یہ سارا عمل بروقت مکمل کیا گیا جس کا بجا اعتراف اس وقت کے چیف الیکشن کمشنر نے متعدد مواقع پر کیا۔